



سوال

(148) تعویذ و گندے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا تعویذ پہننا شرک اصغر ہے۔؟ کیا قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات پہننا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تعویذ اگر شرکیہ الفاظ پر مشتمل اور آدمی اس کی عبادت کرتا ہو تو تعویذ پہننا شرک اکبر ہے، اور اگر اس تعویذ کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سلامتی کا ایک ذریعہ ہے تو شرک اصغر ہے۔ قرآنی آیات پر مشتمل تعویذات کے بارے میں اہل علم کے مابین دو موقف پائے جاتے ہیں، لیکن راجح اور بہنی بر احتیاط موقف یہی ہے کہ اس سے بھی اجتناب کیا جائے۔ کیونکہ نبی پر ہنی احادیث عام ہیں جو قرآنی اور غیر قرآنی تمام قسم کے تعویذات کو شامل ہیں۔ نبی پر ہنی احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں۔

”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ من علق تيمية فلا تم الله له“ (رواه أحمد، أبو داؤد، ابن ماجہ وصحیح الشیخ الألبانی رحمہ اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے تعویذ لٹکایا (پہنا) اللہ تعالیٰ اسکی مراد پوری نہ کرے۔

”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ من تعلق تيمية فقد أشرك“ (رواه أحمد والحاکم) ووصحیح الشیخ الألبانی رحمہ اللہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تعویذ لٹکایا (پہنا) اس نے شرک کیا۔

”عن عقبیة بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ قبل إلیہ ربهط فباع تسمة وأمک عن واحد فقال لویا رسول اللہ بايعت تسمة وترکت ہذا؟ قال إن علیہ تيمية فأدخل یدہ فقطعہا فباعہ وقال من علق تيمية فقد أشرك. (مسند أحمد)

عقبیة بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ راوی حدیث ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان میں سے) نو سے بیعت لی اور ایک کو چھوڑ دیا، انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ نے نو سے بیعت لی اور اسکو چھوڑ دیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر تعویذ ہے (وہ تعویذ پہننے ہوئے ہے) چنانچہ لپٹنے ہاتھ کو داخل کیا اور اس (تعویذ) کو کاٹ دیا اور فرمایا جس نے تعویذ پہننا اس نے شرک کیا۔

”وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للذی رأی فی یدہ حلقة من صفر ما ہذا؟ فقال من الواہنہ، قال انزعہا فانما لاتزیدک إلا وہنہ فانک لومت وہی علیک ما أفلحت أبدا. (رواه أحمد)



والحاکم وصحیح التیج الابنانی رحمہ اللہ)“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ہاتھ میں پتیل کا ایک پھلہ دیکھا تو کہا۔ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا واہنہ (ایک مرض) کی وجہ سے پہنے ہوئے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے اتار دو یہ تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا بلکہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا اور اگر اس پھلے کو پہننے ہوئے موت ہوگی تو تم کبھی کامیاب نہیں ہو سکو گے۔

”وقال سعید بن جبیر رحمہ اللہ من قطع تيمية من انسان كان كعدل رقبة“ (رواہ ابن ابی شیبہ 7/375)

سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے کسی انسان سے تعویذ کاٹ دی تو یہ ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ شرکیہ الفاظ پر مبنی تعویذ شرک ہے، لہذا اس سے بچنا ضروری ہے اسی طرح بعض وہ کتا ہیں جو تعویذوں کے بارے میں لکھی گئی ہیں جن پر بدعتی اور علماء سوء اعتماد کرتے ہیں اور انہی کتا یوں سے تعویذ لکھ کر لوگوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں ان سے بچنا اور دور رہنا بھی ضروری ہے۔

اسی طرح قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ بھی صحیح قول کے مطابق ناجائز ہے۔

باقی رہا مسئلہ دم، جھاڑے کا تو جھاڑ پھونک اگر قرآنی آیات یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ صحیح دعاؤں سے کیا جائے تو یہ جائز ہے، لیکن اگر شرکیہ کلمات یا ایسے مبہم الفاظ سے جن کا معنی و مطلب سمجھ میں نہ آئے ان سے کیا جائے تو ناجائز ہے۔

بذا معندري والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص